© rasailojaraid.com

ادبیات

نذرِ غالب

(جناب الم مظفر نگری)

وہ نگاہیں یوں علاجِ دردِ پنہاں ہو گئیں
میری نظروں سے ملیں اور رگِ جاں ہو گئیں

بجلیاں پھر طور پر شاید نمایاں ہو گئیں
میرے غم خانے کی سب شمعیں فروزاں ہو گئیں

ضبطِ غم کی کوششیں مرنے کا ساماں ہو گئیں
گھٹتے گھٹتے ۔ دل میں آہیں کاہشِ جاں ہو گئیں

دیکھیں وہ کیا حریمِ حسن کی تابانیاں
جو نگاہیں پردۂ جلوہ سے حیراں ہو گئیں

قید میں بھی اشکِ رنگیں نے سجا دی بے بہا
سب قفس کی تیلیاں شاخِ گلستاں ہو گئیں

وقفِ ماتم ہیں وہ، ہیں جب اہلِ میت بیقرار
کون ان سے یہ کہے زلفیں پریشاں ہو گئیں

چند تصویریں ازل میں تھیں جو محفوظِ حجاب
میری خاطر رونقِ بازارِ امکاں ہو گئیں

ساحلِ مقصد پہ جا پہنچی ہیں وہ سب کشتیاں
ناخدا کہتا ہے جن کو غرقِ طوفاں ہو گئیں

تم کہاں اب قیدِ مبہم لیں کرائے جوشِ جنوں
جسم کی ساری رگیں زنجیرِ زنداں ہو گئیں

صورتِ وحشی کی مشقیں گلکاریاں ممکن نہیں
یہ بہاریں وہ ہیں جو پابندِ زنداں ہو گئیں

کتنی مدت میں چھٹا قیدِ قفس سے ہم صفیر
گلشنِ ہستی کی بنیادیں بھی ویراں ہو گئیں

ختم اب محشر کے دن عشق کی ناکامیاں
اے زہے قسمت جوابِ نورِ عصیاں ہو گئیں

اس چمن میں کس طرح ٹھہریں بتا اے ہم نوا
جب فضائیں بھی یہاں کی دشمنِ جاں ہو گئیں

کارگاہِ زندگی میں جبرِ فطرت سے الم
جتنی تدبیریں تھیں سب تقدیرِ انساں ہو گئیں

© rasailojaraid.com